O

کِن سرابوں سے، خرابوں سے گزرتی آئی
سانس کی ڈور بندھے زیست گھسٹتی آئی

روشنی ملتی رہی راہ پہ چلنے جتنی
عمر ہر موڑ پہ تھوڑی سی پگھلتی آئی

قلب میں ذوق تو تھا، گرمیِ نظّارہ نہ تھی
وہ بھی وارفتگیِ شوق سے ملتی آئی

https://emad-ahmad.com/

ایک خواہش تھی کبھی دل کو لبھانے والی
اب دبے پاؤں مِرے سامنے ڈرتی آئی

مَیں کسی موڑ کو آسان سمجھ بیٹھا اگر
چابکِ نفس چلا، کھال اُدھڑتی آئی

یا اُسے میری طلب نے کبھی سمجھایا نہیں
یا مجھے اس کی ضرورت نہیں پڑتی آئی

جستجو کوئی ملی فاتح و سرشار عماد
کوئی خواہش کسی انجام پہ روتی آئی

https://emad-ahmad.com/